اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر :- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ اندرون ہند للعہ ۔ ششماہی ۔ قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۳

نمبر ۷۴ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۶ دسمبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو ۱۴ دسمبر سے بخار اور گلے میں درد کی شکایت ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اب بخار سے آرام ہے ۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی بخار سے بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

۱۶ ۔ دسمبر مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسجد اقصےٰ میں بعد نماز فجر تربیت کے متعلق دلچسپ تقریر کی ۔

الحمد للہ ۱۶ دسمبر کسی قدر بارش ہوئی مزید بارش کے آثار پائے جاتے ہیں ۔

رمضان المبارک کے متعلق فرمان نبوی

رمضان المبارک میں آسمانی برکات

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وفی روایۃ عنہ ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے ۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ اور اسی قسم کی ان سے ایک روایت یہ بھی ہے ۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ اس مبارک مہینہ میں آسمانی برکات کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

تمام نائب مہتممان تبلیغ و سکرٹریان تبلیغ جلسہ سالانہ پر اپنے اپنے کاغذات اور رجسٹرات کارگزاری انشاء اللہ ساتھ لیتے آئیں جلسہ سالانہ پر معائنہ کیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لا سکیں ؛۔ ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں شہادتیں

حکومت کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳- تعزیرات ہند کے ماتحت جو مقدمہ دائر ہے۔ اس کی دوسری پیشی ۱۵- دسمبر بعدالت دیوان سکھ آنند صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں ہوئی۔ جس میں بخاری صاحب کی اس تقریر کے متعلق جو احرار کانفرنس کے موقعہ پر کی گئی۔ ایڈیٹر الفضل۔ مولوی فضل الدین صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی شہادتیں ہوئیں۔ جن میں بتایا گیا۔ کہ وہ تقریر جماعت احمدیہ کے لئے نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز تھی۔ اس کا جو خلاصہ اخبار "زمیندار" ۲۴ر اکتوبر میں شائع ہوا۔ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف سخت نفرت اور حقارت پیدا کرنے والا ہے ؛۔

سندھ کانفرنس

سندھ کی اکثر جماعتوں سے مشورہ کرنے کے بعد اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سندھی جماعتوں کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری تبلیغ صاحبان کی ایک کانفرنس ۲۵ر دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں انشاء اللہ منعقد ہوگی جس میں سندھ پراونشل انجمن کے قیام کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اور تبلیغی تجاویز سوچی جائیں گی۔ چونکہ سندھ کے کسی مقام پر احباب کا جمع ہونا مشکل تھا۔ اس لئے کانفرنس کا انعقاد قادیان میں مقرر کیا گیا ہے۔ خاکسار عطاء اللہ نائب مہتمم تبلیغ ضلع حیدرآباد سندھ

تحریک جدید کی تشریح

رقم زدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ دوست اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے۔ صرف پہلے سال کے لئے ہیں ؛۔

۲۔ یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہینگی۔ صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائیگی۔

۳۔ جنہوں نے اس سال چندہ دیا ہے۔ یا اس کا وعدہ کیا ہے۔ وہ مجبور نہیں ہونگے۔ کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں۔ یا اتنا ہی حصہ لیں۔ جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ یہ ان کے اخلاص اور ان کی اس وقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا ؛۔

۴۔ بہرحال اس وقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں۔ یا لکھوائیں گے۔ وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو کمیشنٹ دیں۔ وہ سمجھ لیں کہ انہوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تینوں سالوں کا ؛۔

میرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

شکریہ احباب

مجھ پر مخالفوں نے ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ جو ۱۴ر دسمبر کو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع شاہ پور نے میرے حق میں کر دیا۔ دوران مقدمہ میں میرے جن احمدی و غیر احمدی دوستوں نے میری کسی طرح بھی امداد کی۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ؛۔

خاکسار مولا بخش نمبردار چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا

جلسہ پر آنیوالے احباب

میری اس گزارش کو نوٹ فرمالیں۔ کہ دفتر طبع و اشاعت ایام جلسہ میں نماز فجر سے لے کر جلسہ شروع ہونے تک اور جلسہ کے بعد ۹- بجے رات تک آپ کی سہولت کے لئے کھلا رہے گا تاکہ حسب وعدہ الفضل، مصباح ۔ اردو ریویو کا چندہ جمع کرا کے رسید حاصل کر سکیں۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ آپ تینوں کے لئے نئے خریدار بھی لائیں گے۔ اور اپنی خریداری کو پیشگی چندہ اور بقایا ادا کر دینے کے ساتھ جاری رکھیں گے۔ یہ تینوں سلسلے اور صدر انجمن احمدیہ کے اخبار ہیں۔ ان کی توسیع اشاعت نہ صرف فریضہ تبلیغ میں آپ کی معاون ہے۔ بلکہ آپ کی ذاتی تعلیم و تربیت کے لئے بھی مفید ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ بوجہ کمی خریداران یا عدم ادائے بقایا ان کی اشاعت میں مشکلات پیش آئیں۔ نیاز مند مہتمم طبع و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ رمضان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق پولیس کا عجیب مظاہرہ

ایک جعلی خط کی بنا پر پولیس کی دوڑ دھوپ

اخبار "زمیندار" نے دھمکی آمیز جو خط شائع کیا تھا اسے جعلی اور مصنوعی ثابت کرتے ہوئے ہم نے بتایا تھا کہ اس کی اشاعت سے "زمیندار" کی غرض یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلائے۔ اور احمدیوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈالے۔ اور دوسری طرف کوتہ اندیش اور نافہم لوگوں میں مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق غایت نااندیشانہ اور بیمانہ جذبات ہمدردی پیدا کرے۔ "زمیندار" کا تازہ پرچہ مظہر ہے۔ کہ اس جعلی خط کے ذریعہ ان دوگونہ مقاصد کے حصول میں اسے بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے، چنانچہ اس نے بڑے فخر کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ "جب سے قتل کی دھمکی شائع ہوئی ہے مسلمانان ہند میں اضطراب و اضطرار کی زبردست لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اور خطوط کا تانتا بندھا ہوا ہے ...... ان میں بتایا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ مولانا کا بال بھی بیکا ہوا تو پھر اس قلیل الانقار گمراہ گروہ (جماعت احمدیہ) کی خیر نہیں۔ ہم نے ان میں سے صرف چند خطوط اخبار میں درج کئے۔ اور باقی تمام خطوط کی اشاعت سے احتراز کیا۔ لیکن آج ۱۱۔ دسمبر کو تو مسلمانوں کے اضطراب و اضطرار کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ کثیر التعداد اشخاص مولانا کی خیریت دریافت کرنے کی غرض سے کوتوالی پہونچے۔ اور کثیر التعداد اشخاص دفتر "زمیندار" میں تشریف لائے۔"

پھر لکھا ہے:" اس مراسلے کے شائع ہوتے ہی مسلمانوں میں ہیجان عظیم پیدا ہو گیا۔" "۱۱۔ دسمبر صبح ۹ بجے تک دفتر "زمیندار" کے سامنے ایک نہایت زبردست مجمع اکٹھا ہو گیا۔" "گیارہ بجے کے بعد مسلمانوں کا اضطراب بہت زیادہ بڑھ گیا۔"

یہ تو "زمیندار" کے اپنے بیانات ہیں۔ ان کے علاوہ اس نے اس قسم کے خطوط شائع کئے ہیں۔ جن میں کھلم کھلا احمدیوں کو قتل کرنے کا ذکر ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہندوستان کا ہر مسلم اس کا انتقام لئے بغیر چین سے نہ بیٹھے گا۔ خواہ ہزاروں جانیں قربان ہو جائیں۔ مرزائیت کا جنازہ آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے۔" "ہر ایک قصبہ شہر اور گاؤں میں مسلم ینگ مین ظفر ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور لاہور کو اس کا مرکز قرار دیا جائے جس کی باگ ڈور حضرت مولانا ظفر علی خاں کے ہاتھوں میں ہو۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق تیرہ سو سال کے بھولے ہوئے سبق کو دہرایا جائے۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ "زمیندار" نے ایک بالکل جعلی اور مصنوعی خط کی آڑ لے کر کوتہ بین۔ اور عاقبت نااندیش لوگوں میں بقول خود جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال اور خطرناک

کس کس قسم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

۱۔ چار تحریکات ہیں۔ دو کے لئے سو سو اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے یا لے سکتا ہو۔ اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں چندہ دینا چاہیئے۔

۲۔ جو شخص اس قدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقوم دے کر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے:۔

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے:۔

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں۔ یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں۔ یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں۔ کہ دس دس کی دونوں تحریکات میں بیس بیس اور پانچ پانچ کی دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کردیں یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ یعنی تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں:۔

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنےٰ درجہ میں بھی شامل نہ ہو سکیں۔ وہ تین یا دو۔ یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ یعنے خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین۔ یا دو۔ یا ایک چن کر اس میں شامل ہو جائیں:۔

۶۔ قادیان کے غرباء اس طرح بھی کر رہے ہیں۔ کہ اگر اکٹھے دس یا پانچ نہیں دے سکتے تو دس دس پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ ماہوار یا آٹھ آنہ ماہوار ڈالکر ہر ماہ میں قرعہ ڈال لیتے ہیں اور اس کی رقم قرعہ والے کے نام سے جمع کرا دیتے ہیں لیکن ان لوگوں کیلئے بھی اسوقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے۔

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور وہ احمدی جنہیں پہلے ہی بہت سے مقامات پر "زمیندار" کی فتنہ پردازیوں اور اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے سخت تکالیف اور مصائب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور ان کی عزت و آبرو معرض خطر میں پڑی ہوئی ہے۔ ان کے لئے سخت خطرات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے خوفناک حادثات کا رونما ہونا بالیقین نظر آ رہا ہے ؛

حکومت کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس فتنہ و شرارت کے اس حد تک بڑھ جانے سے قبل اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہوتی۔ اور "زمیندار" سے اس بات کا مطالبہ کرتی کہ جو خط اُس نے ایک احمدی کی طرف منسوب کر کے شائع کیا اور جس کے متعلق وُہ یہ شور مچا کر کہ اس میں مولوی ظفر علی صاحب کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو سخت مشتعل کر رہا ہے۔ اسے پایہ ثبوت تک پہنچائے۔ ورنہ خواہ مخواہ عوام میں اشتعال نہ پیدا کرے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور باوجود ہماری طرف سے پُر زور الفاظ میں یہ کہنے کے کہ اس قسم کا کوئی خط کسی احمدی نے ہرگز نہیں لکھا۔ "زمیندار" کو فتنہ پردازی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ پولیس اس کے جھوٹے اور شرارت آمیز شور و شر کے آگے سرنگوں ہو کر اس قسم کے انتظامات میں مصروف ہو گئی کہ گویا مولوی ظفر علی اور دفتر "زمیندار" پر کوئی لشکر جرار خاص ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور "زمیندار" نے پولیس کے اس طریق عمل کو دیکھ کر بے دھڑک یہ کہہ دیا۔ کہ "عمال حکومت کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ محض خیالی خطرہ نہیں ہے" معلوم نہیں۔ کہ کس بنا پر "زمیندار" کی بیہودہ سرائی۔ اور الزام تراشی کے متعلق یقین ہو گیا۔ کہ "یہ محض خیالی خطرہ نہیں ہے" اور بالفاظ "زمیندار" "انہوں نے ایک انسپکٹر اور دو کانسٹبل مورخہ ۹ دسمبر سے مولانا کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے" "جو سایہ کی طرح مولانا کے ساتھ ہر وقت لگے رہتے تھے"

پھر اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ "۱۰ دسمبر کی صبح پولیس کی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور مزید تقریباً ایک درجن سپاہی۔ اور ایک انسپکٹر صاحب مولانا کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے گئے۔ مولانا حسب معمول صبح ۵ بجے سحری سے فارغ ہو کر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ پولیس کے دو سپاہی۔ اور ایک انسپکٹر صاحب تھے۔ لارنس گارڈن میں مولانا نے ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی جب آپ مکان پر پہنچے۔ تو اس کے تھوڑی ہی دیر بعد مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پولیس کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اور مولانا سے ملاقات فرمائی آپ کے جانے کے بعد مجلس احرار کے رضاکار اور دیگر نوجوان بہ تعداد کثیر پولیس کے ساتھ حفاظت میں شریک ہو گئے۔ اور صبح ۹ بجے تک دفتر زمیندار کے سامنے ایک نہایت زبردست مجمع اکٹھا ہو گیا۔ پولیس اور احراری رضاکار کسی شخص کو دفتر میں داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ تا وقتیکہ انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے۔ کہ اسے داخل ہونے کی اجازت دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے"

"زمیندار" کے بیان کردہ ان حالات سے ظاہر ہے کہ پولیس کس رنگ میں انتظامات کرنے میں مصروف رہی۔ پھر پولیس کی اتنی بڑی نمائش کو ہی کافی نہ سمجھا گیا۔ بلکہ احرار کے رضاکار اور دیگر نوجوان بھی بہ تعداد کثیر پولیس کے ساتھ حفاظت میں شریک ہو گئے۔ "زمیندار" نے تو نہیں لکھا۔ لیکن دوسرے اخبارات میں یہ بھی شائع ہوا ہے کہ پولیس کے کچھ آدمی چھپ کر بھی دفتر "زمیندار" میں بیٹھے رہے ؛

پولیس کا یہ فرض ہے۔ کہ جہاں کسی قسم کا خطرہ محسوس کرے۔ وہاں حفاظت کا پورا سامان کرے لیکن اس کا یہ بھی تو فرض ہے۔ کہ خطرہ کے صحیح یا غلط ہونے کے متعلق اپنے وسیع ذرائع معلومات سے اندازہ لگائے۔ کہ کوئی شخص اگر ایسے لوگوں کو جن کے ساتھ اس کی دشمنی اور عداوت پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہو۔ اور جو دن رات ان کے خلاف جھوٹے الزام اور بے بنیاد اتہام لگا کر فتنہ پردازی کرتا رہے۔ وُہ جب انہیں بدنام کرنے اور ان کے خلاف عوام کو اشتعال دلانے کے لئے بغیر کسی ثبوت کے شور مچا دے۔ تو پولیس ایسا رویہ اختیار کر لے جس سے اشتعال انگیزی میں اضافہ ہونے کا احتمال ہو۔ اور فتنہ پرداز کو اپنی شرارت کے متعلق عوام کو یہ کہہ کر دھوکہ میں مبتلا کرنے کا موقعہ مل جائے۔ کہ "عمال حکومت کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ محض خیالی خطرہ نہیں" اور یہ کہ "عمال حکومت کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا۔ کہ کہیں واقعی مولانا کو جسم زخم پہونچانے کی کوشش نہ کی جائے"

اس میں شک نہیں۔ کہ "زمیندار" جس نے احراری کانفرنس کے موقعہ پر جہاں پولیس کے انتظامات پر کئی قسم کی چوٹیں کی تھیں۔ اور ہمیشہ پولیس کے خلاف سنگین الزامات لگانے کا عادی ہے اور کئی بار حکومت اسی وجہ سے اسکے خلاف قانونی کارروائی کر چکی ہے وہاں اس نے جماعت احمدیہ پر بھی یہ طنز کیا تھا۔ کہ پولیس کے حصار میں اس نے اپنی حفاظت سمجھی۔ اسنے جعلی خطوط شائع کرنے پر پولیس کو ہی اپنا ملجا و ماوا قرار دیا۔ اور حکومت کو جلد مؤثر ترین تدابیر اختیار کرنے کے لئے کہا۔ یہ تو اخبار کے صفحات میں کہا گیا۔ در پردہ نہ معلوم اس نے عمال حکومت کے آگے کس کس رنگ میں ناک رگڑی۔ اور کیا کیا خدشات بتائے ہونگے۔ مگر باوجود اس کے عمال حکومت کا فرض تھا۔ کہ اصل حالات کی تحقیقات کرتے۔ اور پھر جو انتظام مناسب سمجھتے اسے عمل میں لاتے ؛

۱۱ دسمبر کو پولیس نے دفتر "زمیندار" اور مولوی ظفر علی صاحب کی حفاظت کے متعلق جو مظاہرہ کیا۔ اس کی ساری بناء اس خط پر تھی۔ جو ۸ دسمبر کے "زمیندار" میں مع نام اور پتہ کے شائع کیا گیا تھا۔ اول تو یہی بات قابلِ غور ہے۔ کہ کیا کسی کے قتل کا ارادہ کرنے والا کوئی شخص اپنا نام اور پتہ بتا کر اسی طرح اطلاع دیا کرتا ہے۔ جس طرح اس خط کے ذریعہ دی گئی۔ یہی امر اس خط کے جعلی اور مصنوعی ہونے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر خط لکھنے والا ہوش و حواس بالکل کھو ہی بیٹھا تھا۔ تو پولیس کے لئے اس کا پتہ لگانا بہت آسان تھا۔ اور وُہ بآسانی معلوم کر سکتی تھی۔ کہ کوئی سید احمد احمدی کراچی نیپیر روڈ جونا مارکیٹ" میں ہے۔ یا کبھی رہا ہے۔ اور جب اس کا سراغ مل جاتا۔ تو یہ پتہ لگا لینا بالکل معمولی بات ہوتی۔ کہ "زمیندار" نے جو خط شائع کیا ہے۔ وُہ اس کا لکھا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ اس طرح پولیس صحیح نتیجہ پر بھی پہونچ جاتی۔ اور جو مظاہرہ اس نے محض "زمیندار" کے شور و شر پر کیا۔ اس کی ضرورت بھی پیش نہ آتی ؛

گو پولیس نے نہایت ہی عجیب طریق عمل اختیار کیا۔ مگر اس سے بھی ثابت ہو گیا۔ کہ "زمیندار" نے جو شور و شر مچایا تھا۔ وُہ محض بے بنیاد اور بے حقیقت تھا۔ اور اس کی غرض محض جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنا۔ اور مولوی ظفر علی کے لئے عوام کی ہمدردی حاصل کرنا تھی۔ ورنہ کسی احمدی نے نہ دھمکی کا کوئی خط لکھا۔ اور نہ "زمیندار" کو بھیجا۔ ہم اب بھی "زمیندار" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وُہ اصل خط پولیس کے حوالے کر دے۔ اور پولیس اس کی تحقیقات کر کے دیکھ لے۔ یقیناً وُہ خط جعلی ہے ؛

"زمیندار" نے جہاں جعلی خطوط شائع کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال پیدا کیا۔ وہاں اب وُہ یہ لکھ کر جماعت احمدیہ کے احساسات اور جذبات کو مجروح کر رہا ہے۔ کہ قادیانیوں کی قاتلانہ دھمکی کا جنازہ مسلمانوں کی غیرت ملی۔ اور پولیس کے رضاکارانہ فرض شناسی کے کندھوں پر" "اس پیشگوئی کی تغلیظ قادیانیت کی بزدلانہ رسوائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے" کیا عمال حکومت کا یہ فرض نہیں۔ کہ "زمیندار" کی اس فتنہ انگیزی کا انسداد کریں۔ اور ان خطرناک نتائج کو روکنے کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں جو نہایت بے باکی کے ساتھ "زمیندار" پیدا کرنا چاہتا ہے ؛

احمدیہ مشن لنڈن کے فارن سکرٹری کی دلچسپ ششماہی رپورٹ

اسلامی مفاد کے متعلق مختلف ممالک کے سفیروں سے کامیاب ملاقاتیں

مسلمان طلباء مقیم انگلستان کے مذہب کی حفاظت کیلئے جدوجہد

باب کرام کو یاد ہوگا۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کی ایک رپورٹ "الفضل" میں شائع ہوئی تھی۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ کام کی اہمیت و وسعت کے پیش نظر انہوں نے بعض احمدی احباب کو اپنا سکرٹری مقرر کیا ہے۔ لٹرچر سلیمان آف ساؤتھ افریقہ کو فارین سکرٹری مقرر کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے گزشتہ چھ ماہ کے کام کی ایک مفصل اور دلچسپ رپورٹ ارسال فرمائی ہے جس کا نتیجہ درج ذیل کرتے ہیں اس سے احباب کرام کو معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ انگلستان میں تبلیغ کا کام کس قدر سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اور ہمارے نومسلم دوست کس قدر محنت اور دلچسپی کے ساتھ اپنی روزمرہ کی مصروفیات کے علاوہ سلسلہ کا کام کرتے۔ اور اس کے کس قدر شاندار نتائج پیدا ہو رہے ہیں نیز یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ انگلستان میں جانے والے مسلمان طلباء کے مذہب کی حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے اور احمدیہ مشن لنڈن اس بارہ میں کیا جدوجہد کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

مختلف ممالک کے سفیروں سے ملاقاتیں

جب امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے مختلف سفارتوں اور قنصل خانوں میں جانے کی ڈیوٹی میرے ذمہ لگائی۔ تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ میرا پہلا فرض یہ ہوگا۔ کہ ان کے ساتھ تعلقات پیدا کئے جائیں۔ انہیں احمدیت سے آگاہ کیا جائے۔ لٹریچر کا تبادلہ کیا جائے۔ اور کسی سفیر یا قنصل کے ساتھ کسی قسم کا جھگڑا نہ پیدا کیا جائے۔ گزشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں میں حسب ذیل سفارتوں میں گیا۔ (۱) البانیا۔ (۲) برازیل (۳) بلجیم۔ (۴) سوئٹزرلینڈ۔ (۵) اٹلی (۶) نیدرلینڈ۔ (۷) لائبیریا۔ ان سات ممالک کے وزراء پر میں نے جماعت احمدیہ کی اہمیت ظاہر کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ماتم پرسی یا اظہار ہمدردی کے لئے میں حسب ذیل ممالک کے سفراء سے ملا۔ (۱) پولینڈ۔ (۲) بلجیم (۳) یوگوسلاویہ دو بار۔ (۴) فرانس۔ (۵) سلویڈر:-

جماعت احمدیہ عالمگیر تحریک ہے

اس چھ ماہ کے عرصہ میں صرف سات ممالک کے سفراء سے ہی مل سکنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگست اور ستمبر کے مہینوں میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ اس لئے کوئی ملاقات نہیں ہوسکتی۔ ان ملاقاتوں سے مجھ پر یہ بات پوری طرح واضح ہوچکی ہے۔ کہ یہ لوگ مذہب کے لئے کوئی وقت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ اور کہ ان کا خیال ہے۔ کہ احمدیت کوئی عالمگیر تحریک نہیں۔ بلکہ ہندوستان تک ہی محدود ہے۔ میں یہ خیال رکھنے والے قنصلوں کے ذہن نشین یہ بات کرانے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ کہ تحریک احمدیت عالمگیر مذہبی تحریک ہے۔ اور ہمیں حکم ہے۔ کہ ہر احمدی اس نظام حکومت کا۔ جس کی وہ حفاظت میں ہے۔ پورا پورا وفادار رہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک چندہ جدید میں حصہ لینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں:-

۱۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ مالدار سے مراد وہ ہے۔ جس نے روپیہ جمع رکھا ہوا ہو۔ ایسا مالدار مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص اس دھوکے میں ہے۔ وہ اپنے رب کے پاس جائے گا اور اپنے کو تہی دست پائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے نعمت دی۔ اور اس نے قدر نہ کی:-

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے کارکن تحریک کریں گے۔ تو ہم حصہ لکھا دینگے۔ یاد رکھیں انہیں یاد رہے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے کارکن سست ہیں۔ یا خود حصہ نہ لینے کے سبب سے تحریک کو دبا رہے ہیں۔ تو یہ جواب خدا تعالیٰ کے سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالیٰ کے سامنے خود ذمہ وار ہے:-

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے۔ کہ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں۔ اس لئے جو کارکن جماعت میں تحریک کرکے مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں۔ ان کا دیانتدارانہ فرض ہے۔ کہ جماعت میں اعلان کر دیں۔ کہ ہم نے یہ کام نہیں کرنا۔ جس نے بھجوانا ہو۔ براہ راست بھجوا دے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہتے:-

۴۔ بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کی وجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ اور وہ لوگوں کی شرم سے تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انہیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کر دے گی:-

۵۔ کوئی دوست اس چندہ کی تحریک کے لئے دوسرے پر اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کارکن یا کارکنوں کی سستی کی صورت میں غیر کارکن ثواب حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہر ایک سے پوچھ لیں کہ کیا وہ حصہ لینا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر لینا چاہتا ہے۔ تو کتنا۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مجبور ہے۔ اسے دق نہ کرو۔ اور جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو یاد رکھو۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور ہو کر رہے گا:- قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاقات کیلئے تیاری

جس طریق سے میں ان لوگوں تک رسائی حاصل کرتا اور ان سے ملتا رہا ہوں۔ یہاں اس کا اظہار کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا پہلے تو میں امام صاحب کے ساتھ اس امر کا تصفیہ کرتا کہ کس کے ساتھ ملاقات کرنی چاہیئے۔ اور پھر اس کا انتظام اس طرح کیا جاتا۔ کہ ہم دیکھتے۔ اس وقت کونسا ملک پبلک میں نمایاں ہے پھر جن مسائل کی وجہ سے نمایاں ہوتا۔ ہم ان پر باہم بحث کرتے اور معلوم کرتے۔ کہ وہ اسلام یا احمدیت پر کس حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میرا کام یہ ہوتا۔ کہ اس ملک کے متعلق جس قدر معلومات ممکن ہوں۔ حاصل کروں۔ جس کا طریق یہ ہے کہ میں ان ممالک کی ٹریولنگ بیوروز سے ملتا ہوں۔ ان کا لٹریچر مہیا کرتا ہوں۔ پھر اس کا غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اس سے میں اس ملک کی اقتصادی حالت نیز اہل ملک کے رجحانات اور میلانات سے بہت حد تک واقف ہو جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں لائبریری میں جا کر اس ملک کی گذشتہ ہسٹری کا مطالعہ شروع کرتا ہوں۔ اور اس ملک کی رعایات اور ان واقعات کا جنہوں نے اس ملک پر دائم رہنے والے اثرات چھوڑے ہیں بالخصوص خیال رکھتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے کامل دو ہفتے سخت محنت کرنی پڑتی۔ اور پھر جب میں اس قابل ہو جاتا۔ کہ سفیر متعلقہ سے اس طور پر گفتگو کر سکوں۔ کہ گویا واقعی میں اس ملک کے معاملات میں پوری پوری دلچسپی لیتا ہوں۔ تو پھر اس سے ملنے کے لئے جاتا۔ یہ طریق میرے لئے بہت ہی کامیاب ثابت ہوا۔

سفیر بلجیم سے ملاقات

مزید وضاحت کے لئے میں چند ایک اور باتیں پیش کرتا ہوں۔ جب میں بلجین سفیر سے ملا۔ تو میں نے محسوس کیا کہ میری باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ عین اس وقت میں نے بلجیم کے آرٹ اور نقش و نگار کا ذکر کیا جسے وہ سن کر چونک پڑا۔ اور پھر جب میں نے شاہان بلجیم کے بعض گذشتہ کارناموں کا ذکر اس رنگ میں کیا کہ وہ بہت حد تک اسلامی خلفاء کے کارناموں سے ملتے جلتے ہیں تو اس کی وہ بے اعتنائی دور ہو گئی۔ جو اس میں پیدا ہو رہی تھی۔ اور میں اس قابل ہو گیا۔ کہ تحریک احمدیت سے اس کا تعارف کراؤں۔ اور آخر میں تو وہ اس قدر متاثر ہوا۔ کہ جب میں رخصت ہونے لگا۔ تو اس نے کہا۔ کہ آپ براہ راست شاہ بلجیم سے خط و کتابت کریں۔

سفیر برازیل سے ملاقات

برازیل کے منسٹر سے ملاقات کے وقت میں نے محسوس کیا۔ کہ میں اپنے حسب منشاء فضا اس صورت میں پیدا کر سکتا ہوں۔ کہ برازیل نے سانپوں کے زہروں کی تحقیقات کے متعلق جو ترقی کی ہے اس کا ذکر کروں۔ اور برازیل کے طریق تعلیم کا انگلینڈ کے طریق سے مقابلہ کروں۔ اس سے آگے بات زراعت کی طرف آگئی۔ اور اسی سلسلہ میں پنجاب کے مزارعین کا ذکر چل پڑا۔ اور اس ذریعہ سے احمدیت کا پیغام اسے پہنچایا گیا۔ اور آئندہ کے لئے بہت اچھے تعلقات پیدا ہو گئے۔

سفیر اٹلی سے ملاقات

اٹلی کے سفیر کے ساتھ سائوتھ افریقہ سے مکہ کو جانے والے حاجیوں کے اٹلی کے جہازوں میں سفر کے موضوع پر گفتگو شروع ہو گئی۔ اس سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ۱۹۲۴ء میں اٹلی جانے کے ذکر سے اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس پر یہ امر واضح ہو گیا۔ کہ یہ جماعت صرف باتیں بنانے والی نہیں۔ بلکہ اس میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنے الفاظ کو عمل کا جامہ پہنا سکتے ہیں۔

رُوس کے سفیر سے ملاقات

روسی سفیر کے ساتھ ملاقات کے وقت میں نے اس ملک کی گذشتہ روایات کا ذکر کر کے اس کی توجہ کو حاصل کیا۔ اور جب اسے معلوم ہوا۔ کہ میں اس کے ملک کے معاملات میں دلچسپی لیتا ہوں۔ تو اس نے اپنے ملکی مصنوعات کا ذکر چھیڑ دیا۔ یہاں سے بات اس طرف چل پڑی۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے بنے ہوئے انجن پنجاب کی ریلوے میں استعمال ہوتے ہیں اور پھر احمدیت کا ذکر کرنا بالکل آسان ہو گیا۔ میں نے جنگ کے متعلق اسلامی نظریہ کو اس کے سامنے پیش کیا۔ نیز یہ بتایا کہ یسوع مسیح نے رومیوں کے مقابل پر کیوں تلوار نہ اٹھائی۔ اس کے بعد میں نے اسے تحفہ شہزادہ ویلز کی ایک کاپی دی۔ چند روز بعد اس کی طرف سے ایک شکریہ کا خط موصول ہوا۔

سفیر نیدرلینڈ سے ملاقات

نیدرلینڈ کے سفیر سے ملاقات کے وقت مجھے بہت آسانی ہو گئی۔ اس ملک کی تاریخ کے مطالعہ سے میں کیپ ملایا کے متعلق گفتگو کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ اگر نیدرلینڈ گورنمنٹ اسلامی مفاد سے دلچسپی کا اظہار کرے۔ تو لوگ کس طرح ڈچ جہازوں میں سفر کریں گے۔ نیز میں نے اسے بتایا کہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ڈچ آفیشل کس طرح ہمارے مشنریوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ عزت اس وجہ سے ہے۔ کہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ جس حکومت کے بھی ماتحت کوئی ہو۔ اس کی اسے پوری پوری اطاعت کرنی چاہیئے۔

چونکہ میں اپنے کام کا ایک اور پہلو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس ذکر کو ختم کرتا ہوں۔

مسلمان طلباء کے متعلق مفید کام

انگلینڈ کی کرسچن چرچ کو غیر عیسائی ممالک میں تبلیغ کے کے لئے موزوں مشنری مہیا کرنے میں روز بروز دقت ہو رہی ہے۔ اب یہ طریق ہے کہ انگلش چرچ سٹوڈنٹس کرسچین مومنٹ کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ اس تحریک کے تمام ممبر مختلف یونی ورسٹیوں کے انڈر گریجوایٹ ہیں۔ یہ سٹوڈنٹس چرچ کی امداد کے ساتھ نہایت ہوشیاری سے ہندوستانی طلباء میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ بالخصوص مسلم طلباء میں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے اس موضوع پر مجھ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور کہا کہ اس بارہ میں جو کچھ کر سکو کرو۔ میں نے پہلا کام یہ کیا کہ برطانیہ کی تمام یونی ورسٹیوں کو لکھا۔ کہ مجھے بتائیں کتنے مسلم ہندوستانی سٹوڈنٹس ان کے ہاں تعلیم پاتے ہیں۔ ناٹنگھم یونیورسٹی نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ ایڈنبرا یونیورسٹی نے لکھا کہ ہائی کمشنر آف انڈیا سے معلوم کرو۔ اور باقیوں نے مطلوبہ اطلاع بھجوا دی۔ اس موضوع پر تمام ضروری امور نوٹ کرنے کے بعد جون کے اواخر میں میں برسٹل یونی ورسٹی میں گیا۔ جو لنڈن سے ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ مگر چونکہ ان ایام میں امتحانات ہو رہے تھے۔ اس لئے کما حقہ فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔ پھر بھی دو مسلم طلباء سے میں نے ملاقات کی۔ اور مسجد لنڈن سے تعلقات رکھنے کی ضرورت سے انہیں آگاہ کیا۔ اور کرسچین چرچ سٹوڈنٹس کرسچین مومنٹ کی ملی بھگت کے خطرناک نتائج سے خبردار رہنے کی تاکید کی۔ اور اس طرح میرا یہ دورہ کامیاب ہوا لیکن چونکہ امتحانات ہو رہے تھے۔ اس لئے کسی اور یونی ورسٹی میں میں نہیں گیا۔ اور اب چونکہ نئے طلباء بھی داخل ہو چکے ہیں۔ اس لئے نئے سرے سے معلومات بہم پہنچانی پڑیں گی۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس سال کے دوران میں میرا کسی یونی ورسٹی میں دورہ کے لئے جانا سکول کا یا نہیں۔ کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہماری جماعت کے سالانہ امتحانات شروع ہوتے والے ہیں اور اس کے بعد رمضان المبارک ہے یہ صحیح ہے کہ اس کام کی اہمیت کے لحاظ سے اس کی طرف جس قدر جلد توجہ دی جانی چاہیئے اور جس قدر ترقی اس میں ہونی چاہیئے۔ وہ فی الحال نہیں ہو گی۔ لیکن اس کے متعلق قارئین کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ میں جو یہ کام والنٹیر کی حیثیت سے اور محض اسلام کی خاطر کرتا ہوں یہ صرف اپنے فارغ وقت ہی میں کر سکتا ہوں۔ جو بہت ہی کم ہوتا ہے۔ میں قارئین کرام سے یہ ضروری گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے علم میں ہندوستان کا جو مسلمان طالب علم انگلستان کی کسی یونی ورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے۔ مسجد احمدیہ لنڈن کو اس کے متعلق ضرور اطلاع دے دیا کریں۔ بالخصوص اس صورت میں کہ طالب علم احمدی ہو۔ اس سے ہمارے کام میں بہت سی آسانی پیدا ہو جائے گی

449

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان خواتین لاہور کا جلسہ سیرت النبیؐ

ایک صاحبہ کی صریح غلط بیانی

۲۰۔ نومبر کے اخبار "زمیندار" میں ایک مضمون بعنوان "مرزائیوں کی طرف سے جلسہ سیرت نبوی کا ڈھونگ" سیدہ امتیاز فاطمہ بیگم صاحبہ کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ایسا بے سر و پا اور حقیقت سے معرا ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور بے اختیار رونا آتا ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کے خیالات کیسے پست اور گندہ ہو گئے ہیں۔ کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت۔ اور شان اقدس میں مستورات کا ایک جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اور اس کو ڈھونگ کے ناپاک اور گندہ لفظ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور آگے چل کر مضمون میں جو دُر افشانی اور کذب بیانی کی گئی ہے۔ وہ اور بھی حیرت انگیز ہے۔ چونکہ اس مضمون سے عام طور پر غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔ اور حقیقت حال کا اظہار کیا جائے۔

سیدہ صاحبہ خود اپنے مضمون میں تسلیم کرتی ہیں۔ کہ ان کا نام مقررات میں نہیں تھا۔ اور یہ بھی ان کی خوش فہمی ہے کہ ان کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ تو اُن کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اور نہ ہی مقررات میں ان کا نام شامل تھا۔ صرف ان کی شہرت پسند طبیعت نے مستورات کا جم غفیر دیکھ کر انہیں تقریر کرنے پر آمادہ کیا۔ اور انہوں نے صدر صاحبہ سے تقریر کرنے کے لئے وقت طلب کیا۔ جس پر صدر صاحبہ نے کمال مہربانی اور عالی حوصلگی سے اُن کی درخواست منظور کر کے تقریر کرنے کا موقعہ دیا۔ مگر بجائے اس کے کہ سیدہ صاحبہ سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریر کرتیں حقوق نسوان اور آزادئ نسواں پر بے ہنگام تقریر شروع کر دی مس اور مسز کے الفاظ پر بے محل نکتہ چینی کر کے معزز حاضرات پر طعن و تشنیع کرنے لگ گئیں۔ مگر باایں ہمہ صدر صاحبہ محترمہ نے ان کی تقریر کو جو محض پراگندہ اور پریشان خیالات کا مجموعہ تھی۔ نہیں روکا۔ اور کہا۔ تو صرف یہ کہا۔ کہ تقریر مختصر کیجئے۔ تا کہ دوسری مقررات کو جن کا پروگرام میں نام درج ہے۔ اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مل سکے۔ اگر ان الفاظ کو توہین قرار دیا گیا ہے۔ تو سخت نادانی ہے۔ کوئی سلیم الفطرت اسے توہین قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ اگر صدر صاحبہ اس امر کو ملحوظ خاطر نہ رکھتیں۔ تو یقیناً اپنے فرض میں کوتاہی کی مرتکب ہوتیں۔

سیدہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ کسی نے درود شریف نہیں پڑھا بالکل خلاف واقعہ ہے۔ حاضرات تو اپنے پیارے نبیؐ کے پیارے حالات سن سن کر بے اختیار صلی اللہ علیہ کا ورد کر رہی تھیں۔ مگر نہ اس طرح کہ تقاریر میں خلل آئے۔ بلکہ آہستہ آہستہ جو موقعہ اور محل کے عین مناسب تھا۔ مگر افسوس کہ سیدہ صاحبہ نے نہ تو درود شریف کے حقائق۔ اور معارف بیان کئے۔ نہ حضور سرور کونینؐ فداہ ابی وامی کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی۔ اور نہ ہی ان کے مونہہ سے خاتم النبیین کا لفظ نکلا۔ جس کی وجہ سے احمدی مستورات اور صدر صاحبہ کے چھکے چھوٹے۔ احمدی جماعت حضور سرور کائنات کو حقیقی اور اصلی معنوں میں خاتم النبیین مانتی اور یقین کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو خاتم النبیین کا منکر قرار دینا سراسر بہتان ہے۔ سیدہ صاحبہ کی تقریر صرف نسیمہ اقبال کی تشریح تک محدود تھی۔ کہ نسیمہ اقبال کی بیٹی ہے یا بیوی۔ اور اسی کی

مسلمانوں کو لوٹنے کیلئے مولوی ظفر علی کی فریب کاری

ضمانت کے دھوکہ سے جیبیں خالی کرانے کی کوشش

"زمیندار" سے جہاں حال میں تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب ہوئی۔ وہاں ساتھ ہی تین ہزار کی سابقہ ضمانت جو ۹۔ نومبر کو قانون مطبع کے رُو سے درست طریق پر داخل نہ کی گئی تھی۔ واپس کر دی گئی۔ گویا "زمیندار" کو کوئی مزید رقم ادا نہیں کرنی پڑی۔ لیکن اس اُلٹ پھیر سے وُہ مسلمانوں کو اس دھوکہ میں مبتلا کر کے اپنی امداد کے لئے پے در پے اپیلیں شائع کر رہا ہے۔ کہ تین ہزار کی رقم اسے اور ادا کرنی پڑے گی۔ اور اس قسم کی تحریریں شائع کر رہا ہے۔ جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ گزشتہ تین ہزار کی ضمانت کے علاوہ تین ہزار کی اور رقم طلب کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ لیکن "زمیندار" کے مدنظر چونکہ غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کی جیبیں خالی کرانا ہے۔ اس لئے وُہ صریح طور پر دھوکہ اور فریب سے کام لے رہا۔ اور یہ لکھ رہا ہے۔ کہ "اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ زمیندار کی اشاعت کا سلسلہ برابر جاری رہے۔ اور اس میں ایک دن کا توقف بھی نہ ہو۔ تو پھر ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وُہ مطلوبہ رقم کی فراہمی میں پُوری سرگرمی سے حصہ لے"۔

حالانکہ جب ۱۲۔ دسمبر کے "زمیندار" میں اس کی خود شائع کردہ فہرست کے رُو سے اسے ۳۴۷۳-۵-۶ کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ ادھر حکومت نے تین ہزار کی رقم دے دی ہے۔ تو پھر تین ہزار کی رقم ادا کرنے کے لئے مسلمانوں سے یہ کہنا کہ جب تک تین ہزار اور جمع نہ کر دو۔ زمیندار کی اشاعت کا سلسلہ برابر جاری نہیں رہ سکتا۔ حد درجہ کی فریب کاری اور بد دیانتی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ غضب خدا کا۔ تین ہزار روپیہ گورنمنٹ کا دیا ہوا۔ اور تین ہزار سے زائد لوگوں سے جمع کیا ہوا۔ اس طرح چھ ہزار سے زائد رقم اپنے ہاتھ میں ہوتے ہوئے یہ شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ تین ہزار روپیہ اور دیا جائے۔ ورنہ "زمیندار" جاری نہیں رہ سکے گا۔

کیا اس فریب کاری سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ "زمیندار" کی غرض مسلمانوں کو لوٹنا۔ اور ان کی جیبیں خالی کرانا ہے۔ اس کے لئے وُہ شرمناک سے شرمناک طریق عمل اختیار کرنا اپنے لئے جائز سمجھتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ہمدردوں۔ اور اپنے مددگاروں کو اس طرح دھوکہ دے سکتا۔ اور ان کو دیدہ دانستہ غلط فہمی میں مبتلا کر کے لوٹنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ وُہ جس درجہ کی شرافت اور انسانیت کا مالک ہو سکتا ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بار رسٹ لگا کر انہوں نے تقریر کو خود ہی ختم کر دی۔

سیدہ صاحبہ کے بعد مسز عبدالرشید صاحبہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ اور بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح دنیا کو رواداری۔ اتفاق اور اتحاد کا سبق دیا۔ اور اپنے عملی نمونہ سے ایک ایسی جماعت تیار کی۔ جو چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ اور ایک دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اب بھی اگر اسی کے مسلک کو اختیار کیا جائے تو نمایاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ انشقاق اور افتراق سے قوم اور مذہب کی ہرگز ترقی نہیں ہو سکتی۔ نیز ضمناً یہ بھی کہا کہ شب برات کے جلسہ کے بعد جلدی ہی دوسرا جلسہ حقوق نسواں کے متعلق منعقد کرنا موزوں نہ تھا۔ اگر ماہ رمضان میں منعقد کیا جاتا تو بہتر ہوتا۔ صرف اتنی سی بات کو منغلظات اور گالیوں سے تعبیر کرنا اور ہتک قرار دینا۔ اور ساتھ ہی محترمہ صدر صاحبہ کو اس کا ذمہ دار گردانتا۔ اور ان کی شان میں گستاخانہ اور نازیبا الفاظ استعمال کرنا فی الواقعہ ہتک آمیز اور خلاف انصاف اور دیانت ہے۔ صدر صاحبہ کی قابلیت اور علمی شہرت اظہر من الشمس ہے۔ اور ان کی پاکبازی۔ اور عملی نمونہ قابل رشک کوئی شخص ان کی لیاقت اور شرافت پر حرف گیری نہیں کر سکتا اور نہ ان کو نیک کاموں اور قومی اور مذہبی مجالس میں حصہ لینے سے روک سکتا ہے۔

درحقیقت بات یہ ہے۔ کہ حاسد طبائع کو دوسروں کی عزت۔ قدر و منزلت اور قبولیت ایک آنکھ نہیں بھاتی ورنہ صدر صاحبہ کی تقریر کا ایک ایک لفظ ایسا دل نشین۔ زرین اور پند و نصائح سے پر تھا۔ کہ حاضرات پر وجد کا عالم طاری تھا۔ صدر صاحبہ نے اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ بانئے اسلام علیہ السلام کا علم و عمل۔ قول و فعل یکساں تھا۔ اور آپ ہر ایک انسان کے لئے کامل راہبر اور کامل نمونہ تھے۔ اعلاء کلمۃ الحق کے لئے آپ نے ہزاروں تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلیں۔ اور بے شمار جانوں کی قربانی کر کے اسلام کا پودا لگایا۔ خدائے واحد کا پیغام بندوں کو پہنچایا۔ اور ان کو با خدا بنایا۔ پھر اپنی طالبات کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ قوم کی آئندہ امیدیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ تم اسلام کی حقیقی علمبردار بنو۔ اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے طیار رہو۔ نمود اور نمائش کو ترک کر دو۔ اور سادگی کو اپنا شعار بناؤ۔ اسلام کے زرین اصول سے کما حقہ واقفیت حاصل کر کے ان کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ اور اپنے علم و عمل سے اسلام کا حقیقی نمونہ دکھاؤ۔

غرضیکہ محترمہ صدر صاحبہ نے کوئی ایسا کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکالا جو کسی کی ہتک کا باعث ہو۔ ہاں یہ قصور انہوں نے فرو

کیا۔ کہ فرمایا۔ جلسہ بڑا کامیاب رہا ہے۔ اگر اس سے حاجیہ صاحبہ کی ہتک ہوئی ہے۔ اور ان کو ناگوار گزرا ہے۔ اور یہ سنکر ان کو اپنے جلسہ کی ناکامی یاد آگئی۔ تو بانیان جلسہ یا صدر صاحبہ یا ایڈیٹر صاحبہ خاتون کا اس میں کیا قصور ہے اگر فی الواقعہ سیدہ صاحبہ کی خدانخواستہ کوئی ہتک کرتا یا ان کی شان میں نازیبا کلمہ منہ سے نکالتا۔ یا ان کی سیرت کے کسی پہلو کو زیر بحث لاتا۔ یا نمایاں کرتا۔ پھر بانیان جلسہ یا صدر مقام اس پر نوٹس نہ لیتیں۔ تو شکایت کا موقعہ تھا۔ سیدہ صاحبہ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ منہ کی پھونکوں اور حقیقت سے دور باتوں کے تحریر کر دینے سے سیرت کے جلسہ کی کامیابی۔ اور اس کی شان کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ اور نہ لوگوں کو بدظن کیا جاسکتا ہے۔ سیدہ صاحبہ کو ایسی نازیبا حرکات سے اپنی شہرت عامہ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے۔ اور رواداری محبت۔ اور یگانگت سے کام لینا چاہیئے۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس

خادمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی۔

احباب کو ضروری اطلاع

اکثر احباب اپنی محبت اور اخلاص اور حقوق اخوت کی بنا پر بمبئی کے متعلق بعض معلومات تجارتی یا ملازمتی مہیا کرنے کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔ باوجودیکہ میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا۔ میں ان کے ان جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ اور ان کے ارشادات کی تعمیل سے قاصر رہنے سے ندامت محسوس کرتا ہوں حقیقت یہ ہے۔ کہ بمبئی بہت بڑا شہر ہے۔ اور آمد و رفت کے لئے وقت کے علاوہ اخراجات لازمی بعض اوقات معتد بہ خرچ جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ میں اس قسم کے اخراجات یا جسمانی تکلیف برداشت کرنے کے افسوس ہے قابل نہیں ہوں میں مرکز سلسلہ کے ارشادات کی تعمیل ہر حالت میں سعادت اور فخر اور سلسلہ کا احسان سمجھتا ہوں۔ میں انفرادی خدمات کا بھی احترام کرتا ہوں۔ مگر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ ہاں جو صاحب اپنے اخراجات پر چاہیں ان کے ارشادات کی تعمیل میں کرادونگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے۔ کہ بعض لوگ جن کو میں ذاتی طور پر یا وہ مجھے ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ یہاں آجاتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے قیام کا میں انتظام کر دوں۔ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور بعض نے یہاں آکر یہ بھی کہا۔ کہ وہ لاہوری احمدی ہیں۔ جو یہاں آئے ہیں۔ بمبئی میں ایسے اجنبیوں کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔ مناسب ہے کہ وہ قبل از وقت خط و کتابت کر کے ناظر صاحب امور عامہ کی تصدیق ہمارے پاس بھجوا دیں۔ پس ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری کی تصدیق سے ایک درخواست نظارت امور عامہ قادیان کو بھیجکر اسکی تصدیق ان کے دفتر کی معرفت میرے پاس یا امیر جماعت بمبئی کے پاس بھجوا دیں۔ اور ما ایک کاپی اپنے پاس لائیں۔ ایسی حالت میں ان کے آنے سے پیشتر ان کے اپنے اخراجات پر ان کے قیام کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس صورت کے بغیر بجز ان احباب اور بزرگوں کے جن کو ذاتی طور پر میں جانتا ہوں اور یا وہ مجھے جانتے ہیں۔ یا ہماری جماعت کے حضرت امیر کو جانتے ہیں۔ کوئی انتظام نکر سکنے کی معذرت کرتا ہوں۔ بڑھتی ہوئی جماعت کے لئے اس قسم کے انتظامات لازمی ہیں۔ بعض احباب کسی معروف آدمی کے رشتہ دار ظاہر کر کے بھی آتے ہیں۔ لیکن ہمیں ذاتی علم نہیں ہوتا اس لئے معذوری ہوتی ہے۔ اس لئے میں عام طور پر اعلان کرتا ہوں۔ کہ بمبئی آنے والے احباب ان امور کو مدنظر رکھیں۔ اگر وہ اس کے پابند نہونگے۔ تو میں اور دوسرے احباب بھی عند اللہ اور سلسلہ کے نزدیک بری الذمہ ہونگے۔ والسلام۔ خاکسار عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم۔ نزیل بمبئی۔

تاجرانہ نمائش کے متعلق اعلان

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب تجویز مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء تاجرانہ نمائش کا انتظام کیا جائیگا۔ جسے کامیاب بنانے کے لئے احباب کو ضروری ہدایات سے مطلع کیا جاتا ہے:

۱۔ تاجر صاحبان جو اپنا مال برائے نمائش لانا چاہتے ہوں مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کیا مال لائیں گے۔ اور وہ کس قدر ہوگا۔ اور ان کو کس قدر جگہ کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ ان کے لئے جگہ کا انتظام کیا جائے۔ ۲۔ جو دوست یہاں مال برائے فروخت لانا چاہیں۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ۲۲ دسمبر کی شام تک اپنی دوکان نمائش گاہ میں آراستہ کرلیں۔ ۳۔ قادیان میں مال پر کسی قسم کا محصول چنگی نہیں ہے۔ ۴۔ نمائش گاہ میں ہر چیز کی قیمت مقرر ہو۔ اور ہر چیز پر لکھی ہوئی ہو۔ اور نہایت مناسب ہو جس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی گنجائش نہ ہو۔ ۵۔ مال لانے والے دوستوں سے جگہ (دوکان) کا کرایہ جو نہایت واجبی ہوگا۔ افسر نمائش وصول کریں گے۔ ۶۔ جو دوست مال لائیں۔ انہیں اچھی طرح اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مال کی قیمت جس قدر ممکن ہوسکے۔ کم لگائیں۔ تاکہ خریدنے والے دوست اور تعاون کرنے والے احباب مال کی خرید و فروخت کر سکیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ احباب بغیر سوچے سمجھے مال کی قیمتیں مقرر کردیں۔ اور خود نقصان اٹھائیں۔ اور نمائش کو بھی نقصان پہنچائیں۔ ۷۔ تمام تاجر پیشہ اصحاب کو چاہیئے۔ کہ نمائش گاہ کو بارونق بنانے کے لئے سعی کریں۔ اور سب دوستوں کا فرض ہے۔ کہ نمائش کو کامیاب بنائیں۔ ۸۔ اسباب کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ کہ نمائش میں کس کس قسم کا مال برائے فروخت آئے گا۔ احباب منتظر رہیں۔ ۹۔ نمائش گاہ میں دوکانیں آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن امداد انچارج نمائش گاہ سے مل سکے گی۔ ۱۰۔ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔ ملک محمد طفیل صاحب اوورسیر مہتمم نمائش قادیان۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے

حیدر آباد دکن میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو جلسہ منایا گیا جو احمدیہ جوبلی ہال میں بصدارت عالی جناب راجہ بہادر رائے شیشر ناتھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی جج ہائی کورٹ منعقد ہوا۔ حاضرین میں شہر کے معززین وکلاء وتجار وعہدہ داران سرکاری شامل تھے مضامین مقررہ پر مولوی بہاؤ الدین خان صاحب مولوی فاضل ومولوی حافظ عبد العلی صاحب وعبد القادر صاحب صدیقی نے تقریریں کیں۔ خاکسار نے اغراض جلسہ بیان کئے۔ جس کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔ غیر احمدی معززین میں سے مسٹر حیدر رضا بیرسٹر ایٹ لاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان کامل ہونے کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ اور دیوان بہادر آراموددو اینگار صاحب بی۔ اے۔ بی ایل ایڈووکیٹ سلطان بازار نے اپنی مختصر اور برمحل تقریر میں اسلام کی اس خصوصیت کا ذکر کیا۔ کہ بلا تفریق مذہب وملت بنی نوع انسان کے ساتھ محبت وآشتی سے زندگی گزارنے کی تعلیم ہے۔ جسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے شرائط بیعت نمبر ۳ میں درج فرمایا ہے اور جو اس حال کے دیوار پر کندہ کی گئی ہے۔ جناب صدر نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی کو بہت ہی بزرگ وقابل قدر ظاہر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ایسی ہستیاں روز روز نہیں آیا کرتیں۔ پھر انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعض باتیں جو آپ کے مرتبت کو ظاہر کرتی ہیں بیان فرمائیں۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ ایک یوم ایسا بھی مقرر کیا جائے۔ جس میں جملہ مذاہب کے نمائندے ایک سٹیج پر جمع ہوں۔ اور اپنے اپنے ہادیان مذاہب کی خوبیاں بیان کریں۔ جلسہ کے بعد آپ کو بتایا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس کے لئے مناسب ہدایات جاری کرنے والے ہیں۔ حضرت شہریار دکن وصاحبزادگان بلند اقبال وشہزادیاں ہمایون فال کے حق میں دعائے خیر وشکریہ حاضرین کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار سید بشارت احمد جنرل سکرٹری

مری پار اڑیسہ میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ باوجود بعض مشکلات کے بہت سے ہندوؤں کو دعوتی خط بھیج کر بلایا پنڈت چیتن پتھی صاحب صدر تھے۔ ۵ مشہور ہندو اور تین مسلمان لیکچراروں نے یکے بعد دیگرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف کارہائے نمایاں پر تقریریں کیں۔ آخر میں صدر صاحب نے بیان کیا۔ کہ مہا پوروش محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کے پیشوا ایک بہت بڑے شاندار بزرگ ہستی تھے۔ جن کا نمونہ موجودہ اور گذشتہ زمانوں میں پایا جانا دشوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ ۸ بجے رات تک جلسہ قائم رہا۔ لوگوں نے ایسے جلسوں کے انعقاد پر بڑی خوشی اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

خاکسار کالے خان احمدی

گورداسپور میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء متصل ایلیٹ لائبریری منعقد ہوا۔ اور مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل۔ مولوی غلام حسین صاحب مولوی فاضل۔ لالہ پشاوری لعل صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل اور مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ نے اپنی اپنی تقریروں سے سامعین کو محظوظ کیا لالہ پشاوری لعل صاحب نے اپنی تقریر میں نہایت جوش کے ساتھ بیان کیا۔ کہ میں جب اس امر پر غور کرتا ہوں کہ ایک عرب کے رہنے والے امی شخص نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی) ایسے ایسے قوانین بنائے جن کو استعمال کرنا غیر اقوام بھی اپنے لئے فخر جانتی ہیں۔ تو دل چاہتا ہے۔ کہ ان پر درود بھیجا جائے۔ پس آپ لوگ اس سے دس گنا زیادہ درود اس انسان پر بھیجیں۔ جس نے کہ آپ پر اتنا بڑا احسان کیا۔ آپ نے بعض ایسے قوانین کو پیش بھی کیا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ میں اسلام کی اس تعلیم کو بڑی عزت اور رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

خاکسار چراغ الدین

حیدر آباد سندھ میں جلسہ

حیدر آباد سندھ وہ جگہ ہے۔ جہاں کا پنڈت نتھو رام مصنف "اسلام کی تاریخ" رہنے والا تھا جسے کراچی کورٹ میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا۔ اس لئے یہ ظاہر ہے۔ کہ یہاں جلسہ کی کس قدر ضرورت تھی۔ چنانچہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں سے درخواست کی۔ کہ وہ پریذیڈنٹ ہو جائیں۔ لیکن کسی نے منظور نہ کیا۔ آخر ایک معزز ہندو مسٹر سنت داس صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل نے صدارت منظور کی حاضری کافی تھی۔ انگریزی تعلیم یافتہ اور معزز سامعین نے تقریروں کو آخیر تک سنا۔ ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد (پیغام امن) پڑھ کر سنایا گیا۔ اور یہ واضح کیا۔ کہ ہندو مسلم آرام کے ساتھ کس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ جلسہ کا انتظام شیخ عظیم الدین صاحب نے نہایت خوبی سے کیا۔

خاکسار عطاء اللہ

سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء زیر صدارت مرزا احمد افضل خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ کئی ایک مقرر اصحاب نے تقاریر کیں۔ جو دلچسپی سے سنی گئیں۔

میر عبد اللہ خاں

پٹیالہ میں زنانہ جلسہ

۲۶ نومبر کو بمکان جناب مولوی عبد العزیز صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی۔ احمدی غیر احمدی بہنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے متعلق مضامین پڑھے۔ اور شیرینی۔ پان سے حاضرات کی تواضع کی گئی۔

خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پٹیالہ

بنارس میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء زیر صدارت بابا خلیل احمد صاحب جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ مولانا یسین حسن صاحب۔ مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کا پیدیٹیر تقہ حکیم محمد عثمان صاحب۔ سنجیو اروٗ صاحب پرنسپل کوئنس کالج مولوی ناظم حسن صاحب پرنسپل مدرسہ امامیہ اور بابا خلیل احمد صاحب صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بفضل خدا جلسہ بہت کامیاب وشاندار ہوا۔ ہر فرقہ کے معزز وقابل لوگ موجود تھے حاضری تقریباً چار ہزار تھی۔

خاکسار: غلام محی الدین

گجرات میں زنانہ جلسہ

سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت محترمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ علی محمد صاحب افسر مال منعقد ہوا۔ مخالفوں نے ایڑی سے چوٹی تک جلسہ کو ناکام کرنے کی سعی کی۔ لیکن پھر بھی خدا کے فضل وکرم سے جلسہ نہایت بارونق اور کامیاب ہوا۔ کافی تعداد میں غیر احمدی عورتیں شریک ہوئیں۔ اس کامیابی پر مبارکباد کی مستحق جناب پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ (اہلیہ ملک برکت علی صاحب) ہیں۔ جنہوں نے نہایت سرگرمی سے غیر احمدی عورتوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ جلسہ میں احمدی وغیر احمدی بہنوں نے نہایت عمدہ تقاریر کیں۔ اور تین بجے نہایت ہی خیر وخوبی اور کامیابی کے ساتھ جلسہ بخیر ختم ہوا۔

خاکسار برکت بی بی سکرٹری لجنہ اماء اللہ

مہگاؤں (سی پی) میں جلسہ

۲۵ نومبر سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مسلمان اور ہندو جمع تھے۔ مقررین میں سے چودہری عبد الحمید صاحب اور ایک ہندو صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضور انور کی زندگی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سال کے نئے تحفے

نئے سال کے نئے تحفے — نئے سال کے نئے تحفے

لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ ہونے پر بھی

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

حقیقۃ الوحی

یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف ایک سال سے ختم ہو چکی تھی۔ جسے اب تیسری بار بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ پہلے اس ضخیم کتاب کی قیمت بلا جلد پانچ روپے تھی مگر اب جلسہ سالانہ پر خریدنے والوں سے جلد بندھی ہوئی کتاب کی قیمت صرف تین روپے لی جائیگی۔ تاکہ ہر ایک دوست آسانی کے ساتھ خرید کر دوسروں کو بھی پڑھوا سکے۔

مزید رعایت

لیکن جو دوست اعلان ہذا دیکھتے ہی ۸ر پیشگی بھیج کر اس کا خریدار بن جائیگا۔ ان سے جلسہ سالانہ پر باقی دو روپے دینے پر ہی کتاب مل جائیگی۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائینگے۔ اور ذی مقدرت اصحاب مزید نسخے خرید کر غیر احمدیوں میں تقسیم بھی فرمائیں گے۔

استفتاء عربی

یہ حقیقۃ الوحی کا عربی ضمیمہ الگ بھی چھپوایا گیا ہے تاکہ دوست عربی خواں لوگوں کو سلسلہ کی اصل تعلیم سے واقف کرنے کے لئے پڑھوائیں۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی اعلیٰ حجم ۹۲ صفحے مگر قیمت صرف ۶ر

درثمین فارسی

یہ حقائق و معارف سے لبریز منظوم کلام اس قابل ہے کہ احباب جماعت اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت کس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور کس والہانہ انداز میں آپ نے اپنے آقا کی مدح و ثنا کی ہے۔ پہلے اس کی قیمت بارہ آنہ تھی۔ مگر عام اشاعت کی خاطر اب قسم اول مجلد کی قیمت ۸ر اور غیر مجلد کی ۶ر اور قسم دوم مجلد ۵ر کی اور بلا جلد کی ۴ر رکھی ہے تاکہ دوست اس کی حسب خواہ اشاعت کر سکیں

مسیح ہندوستان میں

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت ہی محققانہ تصنیف ہے۔ جو عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوستوں کے اصرار پر تیسری بار اعلیٰ کاغذ عمدہ لکھائی اور بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اور قیمت صرف ۱۰ر رکھی گئی ہے۔ توقع ہے کہ دوست اس کی بھی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔

نشان آسمانی

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ تصنیف بھی سالہا سال سے ختم تھی۔ جسے اب چوتھی بار چھپوایا گیا ہے۔ اور عام اشاعت کی خاطر اس کی قیمت بھی صرف ۲ر رکھی گئی ہے۔

عربی اردو لغات

یہ بڑی تقطیع کے ہزار صفحوں کی کتاب قرآن کریم کو باترجمہ سمجھنے میں بہترین معاون ہو سکتی ہے جو دوست قرآن کریم اور عربی زبان تھوڑے وقت میں سیکھنے کے متمنی ہوں وہ اسے ضرور خریدیں اور پڑھیں۔ باوجود اس کے کہ کتاب بہت بڑے سائز کی ہے۔ اور ہزارہا الفاظ کا مجموعہ ہے۔ مگر اس پر بھی قیمت صرف چار روپے رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک شخص سہولت سے خرید کر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

تحریک قادیان کا جواب

یہ سید حبیب ایڈیٹر سیاست کی کتاب تحریک قادیان کا نہایت ہی مدلل اور مفصل جواب ہے جو سلسلہ احمدیہ کے دو مشہور عالموں نے لکھا ہے۔ اور ہر ایک اعتراض پر نہایت جامع بحث کی گئی ہے جس سے تھوڑی سی استعداد کا آدمی بھی اپنے اندر اتنی طاقت محسوس کرے گا۔ کہ وہ بڑے سے بڑے غیر احمدی مولوی کا منہ بند کر سکے اور باوجود اس کے سائز بڑا ہے۔ حجم پانچ چھ سو صفحہ کے درمیان ہوگا اور کاغذ ولایتی لکھائی چھپائی عمدہ مگر قیمت برائے نام یعنی صرف دو روپیہ یا سوا روپیہ رکھی جائیگی۔ امید ہے کہ دوست اس کتاب کو غیر احمدیوں میں کثرت سے پھیلائیں گے۔ تاکہ ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ جو سید حبیب کے سلسلہ مضامین کے ذریعہ عوام میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف پھیلائے گئے ہیں۔ کتاب چھپ رہی ہے۔ جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے گی۔

جواب پروفیسر برنی

حیدرآباد دکن کے ایک نئے گورنمنٹ معترض پروفیسر الیاس برنی صاحب نے گذشتہ سال ایک رسالہ قادیانی مذہب شائع کر کے ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کو غلط اور گمراہ کن طریق سے پیش کر کے مخالفت کا بازار گرم کیا تھا۔ جس کا قرار واقعی۔ تحقیقی اور مکمل جواب مولانا مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل نے لکھا ہے۔ جو ہر مذہبی مذاق رکھنے والے کے لئے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ کتاب ۲۰×۳۰/۱۶ سائز پر چھپ رہی ہے۔ اور غالباً اس کا حجم ساڑھے تین یا چار سو صفحہ ہوگا۔ اور اس پر دو قسم کا کاغذ لگایا گیا ہے۔ قیمت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

مگر اس کی بھی قیمت کم سے کم رکھی جائے گی۔ تاکہ دوست اسے بھی آسانی کے ساتھ خرید کر دوسروں تک پہونچا سکیں۔ اس میں پروفیسر صاحب کی صرف اس کتاب کا جواب نہیں۔ بلکہ ان کے باقی رسائل کا بھی ساتھ ہی جواب دے دیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ جو خریداروں کو بکفایت ملتی ہیں

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار

عارضی کاشت اراضیات نہر مستقل علاقہ پنجند بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور پنجند نہر کے مختلف مستقل راجباہوں پر قریباً سوا لاکھ ایکڑ زمین جس کے مختلف تعداد کے قطعات بنائے گئے ہیں تین سے پانچ سال۔ یا اس سے زائد میعاد کے لئے بھی عارضی کاشت پر دی جائیگی۔

سر بمہر ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ مال۔ آبیانہ و دیگر جبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۵ء شام کے چار بجے تک لئے جاوینگے۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۸ نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ دی پی مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا تحصیلدار صاحب نو آبادی رحیم یار خاں و نائب تحصیلدار صاحب نو آبادی خانپور جن کے علاقہ جات میں ایسے رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

دستخط:۔ ڈبلیو ایف جی لیبلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور گورنمنٹ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

(ایلبرٹ؟) دنیا کے ہسپتالوں میں ...

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؛ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؛ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کا علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے سیکھا۔ جس کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ تو وہ محافظ اٹھرا گولیاں منگا کر استعمال کرے۔ اور قدرت خداوندی کا زندہ کرشمہ دیکھے

تازہ شہادت قابل غور ہے

حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے۔ اس کے علاوہ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے۔ اور میں نے باوجود لائق الاطباء ہونے کے علم طب حاصل کر لینے کے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین شاہی حکیم (رضی اللہ عنہ) سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ انکی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا کہ میں اب انکے بچوں کی بہتری کیلئے انکی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی اور نگرانی بیشتر مہینوں میں انکی وفات کے بعد تھا اسکا انتظام کر لیا تھا علاوہ ازیں اس امر کی طرف بھی اس اخبار کے ذریعہ توجہ دلاتا ہوں کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت بازار میں بھیجی جاتی یقیناً یا جن کا اشتہار ہی کرہوتا تھا۔ وہ سب اسی احتیاط سے اب بھی انکے دواخانہ میں تیار کی جاتی ہیں۔ لہٰذا احباب کو بوقت ضرورت انکے دواخانہ کا اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنے اعتماد کو صحیح پائینگے محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ نوٹ۔ یہ دوائی شروع حمل سے آخیر رضاعت تک کھانی پڑتی ہے۔ اصل قیمت فی تولہ ۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے والے سے صرف للعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جاینگے اور رعایتی صرف دس روپیہ لئے جائینگے۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ایک عالیشان مکان کی فروخت

نور ہسپتال کے ساتھ جانب جنوب ایک عالی شان بلڈنگ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا میٹیریل نہایت اعلیٰ ہے۔ رقبہ ۷۵×۴۰ دو برآمدے ۱۸×۹۔ ایک اور معہ کمرہ اسکے علاوہ ہال کمرہ ۱۸×۱۸ اور دو بیٹھکیں۔ چار کمرے مزید نلکہ اور سٹور بھی صحن بھی کافی ہے۔ تینوں طرف رستے ہیں۔ جلد سالانہ پر یا پہلے خود دیکھکر قیمت کا تصفیہ کر لیا جائے چونکہ کاروبار تجارت کیلئے یہ فروخت ہے اس لئے قیمت نقد لی جائیگی یا بیعانہ لیکر باقی ایک ماہ تک

شیخ عبدالحق فضیل الرحمٰن سیٹھی جہلمی جنٹلمین ٹیلر ہاؤس قادیان

تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ ضعف جگر۔ حبس۔ کمی خون۔ دل دھڑکن۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ ورم ہاتھ پاؤں۔ یرقان۔ عظم الطحال (تاپ تلی) جلن سینہ۔ ضعف معدہ ضعف عام کے لئے اکسیری مرکب ہے:۔

ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر بدن پست و چالاک سُرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وُہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں (خواہ گرمی ہو۔ یا سردی) یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصول ڈاک:۔

حکیم محمد شریف عمر و اللہ اکنا نہ سُرالی براستہ بٹالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت برطانیہ نے لنڈن سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق بے روزگاروں کی امداد کے لئے ایک نئی سکیم تیار کی ہے جس سے اس مد میں مزید تیس لاکھ پونڈ صرف ہونگے۔ اور اس طرح کل امدادی رقم چار کروڑ چالیس لاکھ پونڈ سالانہ ہو جائے گی۔ قابل امداد لوگوں کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔ حکومت نے ایسے غرباء کی امداد کو خالص قومی ذمہ داری قرار دیا ہے ہندوستان بیکاروں کا خدا حافظ۔

ادیب الملک نواب سید نصیر حسین صاحب خیال عظیم آبادی ۱۲ دسمبر کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ زبان اردو کے اعلیٰ شاعر اور ادیب تھے۔ مسلم لیگ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بانیان میں سے تھے۔

ہوشنگ آباد سے ۱۳ دسمبر کی خبر مظہر ہے کہ ایک ساہوکار کی وفات پر اس کے بھائی نے مقروضین کو ۹۸۰۰۰ روپیہ کی رقم معاف کر دی۔ اس کے علاوہ آنجہانی کی آخری مراسم ادا کرتے وقت ایک لاکھ روپیہ خیرات کیا۔

ہاؤس آف کامنز نے ۱۲ دسمبر کو ۴۰۹/۱۲۷ آراء کی کثرت سے گورنمنٹ کی یہ قرارداد منظور کر لی۔ کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر ایک بل برٹش پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے۔ بحث کے دوران لیبر پارٹی کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کو فی الفور درجہ نوآبادیات دیدیا جائے۔ مسٹر بالڈون نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ وقتاً فوقتاً وعدے کرتی رہی ہے ہم ان پر قائم ہیں۔ مگر ہم ہندوستان میں آئرلینڈ جیسے حالات پیدا کرنا نہیں چاہتے۔

امریکہ کے ایک شہر لانسنگ میں ایک عظیم الشان ہوٹل میں ۱۲ دسمبر کو آگ لگ گئی۔ ساٹھ اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔ سینکڑوں انسانوں نے یخ بستہ دریا میں جس کے کنارے پر ہوٹل واقع تھا۔ کود کر جانیں بچائیں۔

حکومت جاپان اور عراق کے درمیان بغداد سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے جاپانی کپڑا کے بدلہ میں جاپان عراقی کھجوریں لیا کرے گا۔

اسمبلی کے نئے صدر کے انتخاب تک دہلی سے ۱۴ دسمبر کی اطلاع کے مطابق مسٹر عبدالمتین چودھری جو گذشتہ اسمبلی میں نائب صدر تھے۔ فرائض صدارت سرانجام دینگے۔

حکومت افغانستان نے پشاور سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق حکم دیا ہے کہ حدود افغانستان میں داخل ہونے والی موٹر کاریں پانچ پانچ صد روپیہ نقد بطور ضمانت داخل کریں۔ موٹروں کے مالکان نے بصورت وفد حکومت سرحد سے درخواست کی ہے۔ کہ اس پابندی کو منسوخ کرا دے۔

خالدہ ادیب خانم جو ترکی کی ایک مشہور اہل علم خاتون ہیں۔ ۱۲ دسمبر دہلی میں وارد ہوئیں۔ وہ جامعہ ملیہ میں ترکی کی موجودہ حالت کے موضوع پر آٹھ لیکچر دیں گی۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان کے ذریعہ ان تمام ملازمان سرکاری کو برطرف کر دیا ہے جو گذشتہ دو سال میں بھرتی کئے گئے تھے۔ اور جن کی تعداد سو ہے۔ اس سال جو الاؤنس اور ترقیاں دی گئی تھیں۔ وہ بھی بند کر دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال پر حکومت کے خلاف منافرت انگیزی کا جو مقدمہ چل رہا ہے۔ ۱۳ دسمبر کو اس میں آپ پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ اسی طرح عبدالغفار خاں پر بمبئی میں جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں ان پر بھی فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔

حکومت ہند نے دہلی سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ریزرو بنک کے سنٹرل بورڈ کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ تیرہ ممبروں میں سے دو یعنی نواب سر مزمل اللہ خان اور مسٹر محمد سعید مرزا اسی مسلمان ہیں۔

زنجبار اور کینیا میں ہندوستانیوں کے خلاف جو قوانین انتقال اراضی پاس کئے گئے تھے۔ دہلی سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند کے زبردست پروٹسٹ کی وجہ سے ان کا نفاذ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

سندھ کے متعلق بمبئی سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق سیاسی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ اس کو جنوری ۱۹۳۶ء میں بمبئی سے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ اور جب صوبجاتی خود مختاری دی جائے گی۔ تو دیگر صوبوں کی طرح وہاں بھی نیا کانسٹی ٹیوشن رائج کر دیا جائے گا۔

ہر ہٹلر کے متعلق برلن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اس کو اب ڈیوک کا خطاب ملنے والا ہے۔ خطاب ملنے کے بعد وہ جرمنی کے شاہی خاندان کی ایک شہزادی کے ساتھ شادی کرے گا۔ اور پھر اس کے بعد ڈیوک ایڈیلف اور قیصر جرمنی کہلائے گا۔

نیویارک سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پر ایک ۵ ماہ کے ہاتھی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سے سینٹ لوئیس پہنچایا گیا۔ ہاتھی کا ہوائی جہاز میں سوار کرنا یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔

لتھوینیا سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق جو ہالیڈر ۱۲۶ نازیوں کے خلاف سنسنی خیز کورٹ مارشل شروع ہونے والا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ وہ زبردستی طاقت کے ذریعہ لتھوینیا کا ایک حصہ جرمنی میں ملانا چاہتے ہیں۔ نیز ان کے خلاف سات قتل اور دہشت انگیز کارروائیوں کا الزام ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل کے متعلق نئی دہلی سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بل کے مسودہ کو ڈرافٹسمینوں نے بالکل تیار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زیادہ زور بل کے دیباچے پر دیا گیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو بالکل تبدیل کر کے اس کی جگہ نیا قانون بنایا جائے۔

جبل پور سے ۱۱ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں پر ایک ہندو عورت کو اس کے سسرال والوں نے زبردستی ستی ہونے پر مجبور کیا۔ اس کا خاوند عرصہ سات سال سے بیمار تھا۔ اور عورت اس دوران میں اس سے جدا اپنے والدین کے گھر رہی۔ رشتہ داروں کے کہنے سے وہ اسے دیکھنے کے لئے سسرال گئی۔ جہاں جانے کے بعد اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ اس پر سسرال والوں نے اسے مجبور کر کے ستی کر دیا۔ ہندو مذہب میں عورت کی مظلومیت کی یہ ایک نہایت ہی دردناک مثال ہے۔

خان عبدالغفار خان صاحب جنہیں باغیانہ تقریر کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ بمبئی سے ۱۵ دسمبر کی اطلاع کے مطابق چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے انہیں دو سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ اور بی کلاس میں رکھنے کی سفارش کی ہے۔

لنڈن سے ۱۴ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ۔ اٹلی اور فرانس کے معاہدہ کے نتیجہ میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان نیا ہوائی رستہ مقرر ہوا ہے۔ اس نئے راستے کے ذریعہ سے صرف چار دن صرف ہونگے۔ اور پیرس اور برنڈسی کے درمیان جو ریلوے سفر کرنا پڑتا تھا اس کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔

پنڈت مالویہ کے متعلق لاہور سے ۱۵ دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان کا ارادہ ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ کے خلاف ایک زبردست جدوجہد کی جائے۔ اور عنقریب ایوارڈ کے خلاف ایک آل انڈیا ایجی ٹیشن شروع کی جائیگی۔